

کتاب یوئیل اور لاودیقیہ کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا - نمبر چوالیس

Jeff Pippenger

2026-02-10

نمبر چوالیس

سنہ 1844 میں، جب بہن وائٹ نے صندوق عہد میں نظر ڈالی، تو ساتویں دن کے سبت کا عقیدہ منکشف ہوا اور اُن پر اس کی تاکید کی گئی۔ انہوں نے یہ بھی قلم بند کیا کہ ایام آخر میں تجسد کا عقیدہ بھی اسی آسمانی تاکید کا حامل ہوگا۔ ساتویں دن کا سبت اُس مخصوص نور کی نمائندگی کرتا ہے جو ضدِ مثالی یومِ کفارہ کے آغاز پر صندوق عہد سے ظاہر ہوا، اور ساتویں سال کا سبت اُس مخصوص نور کی نمائندگی کرتا ہے جو اس وقت صندوق عہد سے ظاہر ہوتا ہے جب ضدِ مثالی یومِ کفارہ اپنے اختتام کو پہنچتا ہے۔

عقیدہ تجسد کی تمثیل احبار باب تئیس کے آخری مقدس اجتماع میں پائی جاتی ہے؛ یہ ساتویں دن کے سبت کے لیے اومیگا ہے، جو احبار باب تئیس کے آغاز میں پہلا مقدس اجتماع ہے۔ وہ پہلا سبت خدا کی تخلیقی قدرت کی نمائندگی کرتا ہے اور آخری سبت اُس کی ازسر نو تخلیقی قدرت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس پہلے سبت کی نمائندگی عدد "23" سے ہوتی ہے اور آخری کی عدد "252" سے۔

وہ دونوں نشان سفر احبار باب تئیس کے آغاز و انجام کی علامتیں ہیں، اور یہی میلرائیٹ تاریخ کے آغاز و انجام کی علامتیں بھی ہیں۔ 1798 میں اسرائیل کی شمالی سلطنت کے خلاف دو ہزار پانچ سو بیس برس کی تکمیل ہوئی، اور دو ہزار تین سو برس کی تکمیل 22 اکتوبر 1844 کو ہوئی۔ جب سیسٹر وائٹ مقدس میں داخل کی گئیں اور انہوں نے دس احکام پر نگاہ کی، تو وہ خدا کے آخری ایام کے اُن لوگوں کی تمثیل تھیں جو مسیح کی پیروی کرتے ہوئے قدس الاقداس میں داخل ہوتے ہیں جب وہ اپنے کفارہ کے کام کی تکمیل کر رہا ہوتا ہے۔ بیکل کا امتحان یہ ہے کہ برہ کی پیروی جہاں کہیں وہ جائے کی جائے۔

یہ وہ ہیں جنہوں نے عورتوں سے اپنے آپ کو ناپاک نہیں کیا کیونکہ وہ کنوارے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو برہ کے پیچھے پیچھے جہاں کہیں وہ جاتا ہے چلتے ہیں۔ یہ آدمیوں میں سے خرید لیے گئے ہیں اور خدا اور برہ کے لیے پہلوٹھی ٹھہرے۔ مکاشفہ 14:4۔

سیسٹر وائٹ بطور نبی اُن ابتدائی وفاداروں کی مثال پیش کر رہی تھیں جو ایمان کے وسیلہ قدس الاقداس میں داخل ہوئے تھے، اور اسی طرح وہ آخر زمانہ کے اُن وفاداروں کے لیے بھی ایک نمونہ فراہم کر رہی تھیں جو ایمان کے وسیلہ قدس الاقداس میں داخل ہوتے ہیں اور پھر تابوتِ عہد میں غور سے نظر ڈالتے ہیں۔ وہاں اُن پر جو منکشف ہوتا ہے، وہ تجسد کا عقیدہ ہے، یعنی یکجائی کی تکمیل۔ وہ ڈھانپنے والے دو کروبی دیکھتے ہیں جو تخلیق اور از سر نو تخلیق کے دو سبتوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ وہ تابوت کے ایک جانب 252 اور دوسری جانب 23 دیکھتے ہیں، اور پہچانتے ہیں کہ تخلیق اور از سر نو تخلیق کے موافق، 23 الوہیت اور انسانیت کے ازدواج کی نمائندگی کرتا ہے، اور 252 اُن کے نزدیک اُس علامت کے طور پر نظر آتا ہے جو ایک انسان کے اُس تحول کو ظاہر کرتی ہے جس میں وہ الوہیت کے ساتھ متحد ایک انسان بن جاتا ہے۔

رحمت کی کرسی کو ہٹانا ممنوع تھا؛ لہذا سیسٹر وائٹ کا اندر دیکھنا ایک خاص مکاشفہ تھا، اور نبوتی طور پر یہ تمثیل اُن آخری ایام کے لیے اُن دنوں کی نسبت زیادہ ہے جن میں وہ زندہ تھیں۔ دیکھتے دیکھتے ہم تبدیل ہوتے جاتے ہیں۔ امتحان بیکل یہ ہے کہ مسیح اپنے باکرہ لوگوں کو قدم بہ قدم اپنے بیکل میں لے جاتا ہے۔ نبوتی سچائیاں اُس راہ کے مراحل کی نمائندگی کرتی ہیں جو ندائے نصف شب کے پیغام

سے منورے۔

ملرائٹوں کا چھیالیس سالہ بیکل ایک قدم ہے۔

"23" کا بیکل انسانی (نر و مادہ، اُس نے انہیں پیدا کیا) ایک مرحلہ ہے۔

مسیح کا اپنے بیکل کو تین دن میں برپا کرنا ایک مرحلہ ہے۔

گھر خزانہ بیکل ملاکی ہے۔

نحمیاء نے طوبیا کی تدنیس سے ذخیرہ خانے کی تطہیر کی۔

وہی بیکل وہ جگہ تھی جہاں بادشاہ یوشیاء کے احیا کے دوران سردار کاہن حلقیاء نے تحریراتِ موسیٰ دریافت کیں۔

جس بیکل کو نحمیاء نے بے حرمتی سے پاک کیا، وہی بیکل ہے جسے مسیح نے، جیسا کہ سسٹر وائٹ بیان کرتی ہیں، اس کی 'مقدسات شکنی پر مبنی بے حرمتی' سے دو مرتبہ پاک کیا۔

ملر کے خواب کا صندوقچہ ایک زینہ تھا۔

جب مسیح اپنے وفاداروں کو قدس الاقداس میں لے آئے، تو وہ انہیں—جن کی نمائندگی بہن وائٹ کرتی ہیں—تابوتِ عہد تک لے جاتا ہے، رحمت گاہ اٹھا دیتا ہے اور انہیں اندر دیکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ جب وہ اندر دیکھتے ہیں تو انہیں دکھائی دیتا ہے کہ تجسد کا عقیدہ اور ساتویں دن کا سبت دونوں بالہ نور لطیف سے آراستہ ہیں۔ سطر بہ سطر، جو لوگ اُن عقائد کو پہچانتے ہیں جو 'لطیف ضیا سے آراستہ' ہیں، ایمان کے وسیلہ سے قدس الاقداس میں داخل ہو کر تابوتِ عہد میں نظر ڈالنے کے امر میں بہن وائٹ کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں۔

قدیم انبیاء نے اُن ایام کے مقابلے میں جن میں وہ خود زندہ تھے، آخری ایام کے حق میں زیادہ صراحت کے ساتھ کلام کیا۔ جب وہی قدیم نبی خود گواہی کا حصہ بن جاتے ہیں، تو وہ آخری ایام میں خدا کی قوم کی نمائندگی کرتے ہیں، اور آخری ایام میں خدا کی قوم ایک لاکھ چوالیس ہزار ہے۔ بہن وائٹ شاید سب سے اہم قدیم نبی ہیں، کیونکہ اُن کی تمام تمثیلات ایک لاکھ چوالیس ہزار کی اومیگا تاریخ کی الفا تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں۔ تمام نبی بقیہ کی تمثیل کرتے ہیں، لیکن بہن وائٹ ایک ایسی ابتدائی تاریخ کی بھی نمائندگی کرتی ہیں جو اختتامی تاریخ میں حرف بہ حرف پوری ہوتی ہے۔

الفا کی اساساتی تاریخ میں، بہن وائٹ کو رؤیا میں آسمانی مقدس کے قدس الاقداس میں لے جایا جاتا ہے۔ وہاں پہنچ کر، صندوق عہد پر رکھا ہوا رحمت کا تخت—ایسا تخت جسے ہٹانا روا نہ تھا—اٹھایا گیا تاکہ بہن وائٹ اندر نگاہ ڈال سکیں، جہاں انہوں نے احکامِ عشرہ دیکھے۔

قدس الاقداس میں میں نے ایک تابوت دیکھا؛ اس کے اوپر اور اس کے پہلوؤں پر خالص ترین سونا تھا۔ تابوت کے ہر سرے پر ایک خوبصورت کروی فرشتہ تھا، جس کے پر اس پر پھیلانے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے ایک دوسرے کی طرف تھے، اور وہ نیچے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ فرشتوں کے درمیان ایک سنہری بخور دان تھا۔ تابوت کے اوپر، جہاں فرشتے کھڑے تھے، نہایت درخشاں جلال تھا، جو اس تخت کی مانند دکھائی دیتا تھا جہاں خدا سکونت کرتا تھا۔ یسوع تابوت کے پاس کھڑا تھا، اور جب مقدسین کی دعائیں اس تک پہنچتیں، تو بخور دان میں بخور سے دھواں اٹھتا، اور وہ ان کی دعاؤں کو بخور کے دھوئیں کے ساتھ اپنے باپ کے حضور پیش کرتا۔ تابوت کے اندر من کا سنہری برتن، ہارون کا وہ عصا جس میں کونپلیں پھوٹ آئی تھیں، اور پتھر کی وہ تختیاں تھیں جو کتاب کی طرح آپس میں بند ہو جاتی تھیں۔ یسوع نے انہیں کھولا، اور میں نے دیکھا کہ ان پر خدا کی انگلی سے لکھے ہوئے دس احکام تھے۔ ایک تختی پر چار تھے، اور دوسری پر چھ۔ پہلی تختی کے چار

احکام باقی چھ سے زیادہ درخشاں تھے۔ لیکن چوتھا، یعنی سبت کا حکم، ان سب سے بڑھ کر چمک رہا تھا؛ کیونکہ سبت کو خدا کے مقدس نام کی تعظیم کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔ مقدس سبت نہایت جلالی نظر آتا تھا، اس کے چاروں طرف جلال کا ہالہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ سبت کا حکم صلیب پر کیلوں سے نہیں ٹھوکا گیا تھا۔ اگر ایسا ہوتا، تو باقی نو احکام بھی ہوتے؛ اور پھر ہمیں یہ آزادی ہوتی کہ ہم سب کو توڑ دیں، جیسے ہم چوتھے کو توڑنے کے آزاد ہوتے۔ میں نے دیکھا کہ خدا نے سبت کو نہیں بدلا، کیونکہ وہ کبھی نہیں بدلتا۔ لیکن پاپائے روم نے اسے ہفتے کے ساتویں دن سے ہفتے کے پہلے دن میں بدل دیا تھا؛ کیونکہ وہ اوقات اور شریعت کو بدلنے والا تھا۔ ابتدائی تحریریں، 32۔

ساتویں دن کے سبت کا عقیدہ، میلرائٹ تحریک کی تاسیسی تاریخ کا عقیدہ الفا تھا؛ وہ تحریک ابتدا میں فلاڈیلفیائی میلرائٹ تحریک کے طور پر شروع ہوئی، پھر 1856 میں لاودکیائی میلرائٹ تحریک میں تبدیل ہو گئی، اور پھر 1863 میں لاودکیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا میں تبدیل ہو گئی۔ بہن واٹ آخری ایام کی تاریخ میں عقیدہ اومیگا کی بھی نشاندہی کرتی ہیں، جب ایک لاکھ چوالیس ہزار کی لاودکیائی تحریک، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی فلاڈیلفیائی تحریک میں تبدیل ہوتی ہے۔ الفا اور اومیگا کے انوار کی نمائندگی، ساتویں دن کے سبت کے عقیدہ اور عقیدہ تجسد سے ہوتی ہے۔

جو لوگ خدا کے ساتھ رفاقت رکھتے ہیں، آفتاب صداقت کے نور میں چلتے ہیں۔ وہ خدا کے حضور اپنی راہ کو بگاڑ کر اپنے چھڑانے والے کی توہین نہیں کرتے۔ آسمانی نور ان پر چمکتا ہے۔ جوں جوں وہ اس زمین کی تاریخ کے اختتام کے قریب آتے ہیں، مسیح کی پہچان اور اس کے بارے میں کی گئی پیشگوئیوں کا ان کا علم بہت بڑھ جاتا ہے۔ وہ خدا کی نظر میں لانتہا قیمتی ہیں؛ کیونکہ وہ اس کے بیٹے کے ساتھ اتحاد میں ہیں۔ ان کے نزدیک خدا کا کلام ہے مثال حسن و دلاویزی رکھتا ہے۔ وہ اس کی اہمیت دیکھتے ہیں۔ سچائی ان پر منکشف ہوتی ہے۔ عقیدہ تجسد ایک لطیف تابانی سے مزین دکھائی دیتا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ کتاب مقدس وہ کنجی ہے جو سب بھید کھولتی اور سب مشکلات حل کرتی ہے۔ جو لوگ نور کو قبول کرنے اور نور میں چلنے پر آمادہ نہیں ہوتے، وہ پریزگاری کا بھید سمجھ نہ سکیں گے؛ لیکن جنہوں نے صلیب اٹھانے اور یسوع کی پیروی کرنے میں تامل نہیں کیا، وہ خدا کے نور میں نور دیکھیں گے۔

"عقیدہ تجسد" کو "سرّ دینداری" بھی کہا جاتا ہے۔

اور بلا شبہ دینداری کا بھید بڑا ہے: خدا جسم میں ظاہر ہوا، روح میں راست ٹھہرایا گیا، فرشتوں کو دکھایا گیا، غیر قوموں میں منادی کیا گیا، دنیا میں اس پر ایمان لایا گیا، جلال میں اٹھایا گیا۔ 1 تیمتھیس 3:16

یہ "بھید" آخری نسل تک مخفی رہے گا، جب اہل ایمان یہ دیکھیں گے کہ عقیدہ تجسد ساتویں دن کے سبت کا اومیگا ہے۔

یعنی وہ بھید جو زمانوں اور نسلوں سے پوشیدہ رہا، مگر اب اُس کے مقدّسوں پر ظاہر کیا گیا ہے؛ جنہیں خدا یہ معلوم کرانا چاہتا ہے کہ غیر قوموں میں اس بھید کے جلال کی دولت کیا ہے، یعنی مسیح تم میں، جلال کی اُمید۔ کلسیوں 1:26، 27

یہ بجائے کہ کلسیوں 1:26 اُس "بھید" کا ذکر کرتا ہے جو "پوشیدہ رہا"، مگر وہ بھید "آخری ایام" میں "ظاہر" کیا جاتا ہے۔ جب پیشین گوئی کی مہر کھولی جاتی ہے تو نبوتی نور منکشف ہوتا ہے، جیسا کہ دانی ایل باب بارہ میں دکھایا گیا ہے کہ ایک ہزار دو سو ساٹھ دنوں کے اختتام پر، وقتِ آخر میں، ایک پیشین گوئی کی مہر کھولی جاتی ہے۔ جو پیشین گوئی نسلوں سے پوشیدہ رہی تھی اُس کی مہر کھولی جاتی ہے، اور وہ پیشین گوئی وہ سچائی ہے کہ مہرگشائی کے بعد وہی "جلال" ہے جو اتوار کے قانون کے وقت غیر قوموں پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ وہ بھید یہ ہے: "مسیح تم میں، جلال کی اُمید"، جو ساتویں نرسنگ کے پھونکے جانے کے ایام میں پایہ اُمت کی تکمیل کو پہنچتا ہے۔

لیکن ساتویں فرشتے کی آواز کے دنوں میں، جب وہ نرسنگا پھونکنا شروع کرے گا، خدا کا بھید پورا ہو جائے گا، جیسا کہ اُس نے اپنے بندوں نبیوں کو بتایا ہے۔ مکاشفہ 10:7۔

یہ امر بجائے کہ ساتویں فرشتے کی آواز ساتویں مہینے کے دسویں دن گونجنے لگی، جیسا کہ مکاشفہ 10:7 میں ظاہر کیا گیا ہے۔ ساتواں فرشتہ تیسری آفت کے طور پر بھی پیش کیا گیا ہے، اور پہلی دو آفتیں اسلام تھیں؛ چنانچہ اس امر کے لیے دو گواہ فراہم ہوتے ہیں کہ تیسری آفت اسلام ہے۔ جب اسلام کا نرسنگا بج رہا ہو، تو خدا کا بھید پورا ہو جاتا ہے۔

ساتویں نرسنگا کی تاریخ میں، تجسد کا عقیدہ—جو مسیح کے تم میں ہونے کا راز ہے، یعنی الوہیت کا انسانیت کے ساتھ امتزاج، جیسا کہ مسیح نے جب انسانی جسم اختیار کیا تو اس کی نمائندگی ہوئی—کے حوالے سے، ایک سو چوالیس ہزار میں شامل ہونے کے امیدواروں کو اس بات پر پرکھا جائے گا کہ آیا ان کے پاس قدس الاقداس میں داخل ہونے کے لیے ضروری تیل اور ایمان موجود ہے یا نہیں۔ اگر وہ ہچکچائیں تو ان پر تاریکی چھا پڑتی ہے، اگر وہ برہ کے پیچھے، جہاں کہیں وہ جاتا ہے، چلیں تو ان کی راہنمائی کی جائے گی کہ وہ تابوت عہد میں نظر ڈالیں۔ تابوت عہد میں انہیں ساتویں دن کے سبت کا عقیدہ اور تجسد کا عقیدہ ملے گا۔

یہ دونوں عقائد جتنے بھی اہم ہوں، میری توجہ کا مرکز الفا اور اومیگا کے انوار نہیں، بلکہ یہ امر ہے کہ نبی نے یہ منظر پیش کیا کہ خدا کی قوم آسمانی مقدس میں داخل ہوتی ہے اور تابوت عہد کے اندر نظر ڈالتی ہے۔ ایام آخرہ میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں لازماً ایسا ایک مرحلہ آتا ہے جب ایک لاکھ چوالیس ہزار کو قدس الاقداس میں لے جایا جاتا ہے تاکہ وہ کھلے ہوئے تابوت عہد کو ملاحظہ کریں۔

اگر آپ اس ایمان کے حامل ہیں کہ انبیا آخری ایام میں خدا کی قوم کی تمثیلاً عکاسی کرتے ہیں، اور ساتھ ہی اس ایمان پر بھی کہ سسٹر وائٹ پر اعتبار سے بائبل کے ہر دوسرے نبی کی مانند یکساں طور پر الہام یافتہ تھیں، تو پھر وہ تطبیق جیسے میں نے ابھی پیش کیا ہے لازماً صحیح تسلیم کی جائے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کو چاہیے کہ ایمان کے ذریعہ مسیح کے پیچھے قدس الاقداس میں داخل ہوں، جیسا کہ سسٹر وائٹ فرماتی ہیں کہ وفاداروں نے 22 اکتوبر 1844 کو کیا تھا۔ تب دو طبقے نمایاں ہوئے: ایک وہ جنہوں نے ایمان کے ساتھ داخل ہونے سے انکار کیا، اور دوسرے وہ جو داخل ہو گئے۔

مجھے مسیح کی پہلی آمد کی منادی کی طرف پھر سے متوجہ کیا گیا۔ یوحنا کو یسوع کی راہ تیار کرنے کے لیے روح اور قوت ایلہام میں بھیجا گیا تھا۔ جنہوں نے یوحنا کی گواہی کو رد کیا وہ یسوع کی تعلیمات سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اس کی آمد کی خبر دینے والے پیغام کی مخالفت نے انہیں اس مقام پر لا کھڑا کیا جہاں وہ اس بات کے قوی ترین ثبوت کو آسانی سے قبول نہ کر سکے کہ وہ مسیح تھا۔ شیطان نے یوحنا کے پیغام کو رد کرنے والوں کو مزید آگے بڑھایا کہ وہ مسیح کو بھی رد کریں اور ایسے مصلوب کریں۔ ایسا کرتے ہوئے انہوں نے اپنے آپ کو ایسی حالت میں ڈال دیا کہ وہ یوم پنتیکست کی برکت کو حاصل نہ کر سکے، جو انہیں آسمانی مقدس میں داخلے کا طریق سکھا دیتی۔ حیکل کے پردے کا پھٹ جانا دکھاتا تھا کہ یہودی قربانیاں اور رسوم اب مزید قبول نہ کی جائیں گی۔ عظیم قربانی پیش بھی کی جا چکی تھی اور قبول بھی ہو چکی تھی، اور روح القدس، جو یوم پنتیکست کو نازل ہوا، نے شاگردوں کے اذہان کو زمینی مقدس سے آسمانی مقدس کی طرف منتقل کر دیا، جہاں یسوع اپنے ہی خون کے وسیلہ داخل ہو چکا تھا تاکہ اپنے شاگردوں پر اپنے کفارے کے فوائد انڈیل دے۔ لیکن یہودی مکمل تاریکی میں چھوڑ دیے گئے۔ انہوں نے نجات کے منصوبے کے بارے میں وہ ساری روشنی کھو دی جو انہیں مل سکتی تھی، اور پھر بھی اپنی بے فائدہ قربانیوں اور نذرانوں پر بھروسہ کرتے رہے۔ آسمانی مقدس نے زمینی کی جگہ لے لی تھی، تاہم انہیں اس تبدیلی کا علم نہ تھا۔ پس وہ مقدس میں مسیح کی شفاعت سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔

بہت سے لوگ یہودیوں کے اس طرز عمل کو، کہ انہوں نے مسیح کو رد کیا اور مصلوب کیا، بولناک نگاہ سے دیکھتے ہیں؛ اور جب وہ اس کے ساتھ کیے گئے شرمناک سلوک کی تاریخ پڑھتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس سے محبت کرتے ہیں، اور نہ وہ اسے پطرس کی مانند انکار کرتے، نہ یہودیوں کی مانند اسے مصلوب کرتے۔ لیکن خدا، جو سب کے دلوں کو پڑھتا ہے، نے یسوع کے لیے اس محبت کو آزمایا جس کا وہ دعویٰ کرتے تھے۔ سارا آسمان نہایت گہری دل چسپی کے ساتھ پہلے فرشتے کے پیغام کی پذیرائی کو دیکھتا رہا۔ لیکن بہت سے وہ لوگ جو یسوع سے محبت کا دعویٰ کرتے تھے، اور جو صلیب کی کہانی پڑھتے وقت آنسو بہاتے تھے، اس کی آمد کی خوشخبری کا مذاق اڑاتے رہے۔ پیغام کو خوشی سے قبول کرنے کے بجائے، انہوں نے اسے فریب قرار دیا۔ انہوں نے ان لوگوں سے عداوت رکھی جو اُس کے ظاہر ہونے سے محبت رکھتے تھے، اور انہیں کلیسیاؤں سے نکال دیا۔ جنہوں نے پہلے پیغام کو رد کیا وہ دوسرے سے فائدہ نہ اٹھا سکے؛ اور نہ ہی وہ آدھی رات کی پکار سے فیضیاب ہوئے، جو اس غرض سے تھی کہ وہ ایمان کے وسیلہ سے یسوع کے ساتھ آسمانی مقدس کے پاک ترین مقام میں داخل ہونے کے لیے تیار کیے جائیں۔ اور ان دو سابقہ پیغامات کو رد کر کے انہوں نے اپنی سمجھ اتنی تاریک کر لی ہے کہ وہ تیسرے فرشتے کے پیغام میں کوئی نور نہیں دیکھ سکتے، جو پاک ترین مقام تک جانے کا راستہ دکھاتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ جس طرح یہودیوں نے یسوع کو مصلوب کیا، اسی طرح نام نہاد کلیسیاؤں نے ان پیغامات کو مصلوب کر دیا ہے، اور اسی لیے انہیں پاک ترین مقام کے راستے کی کوئی معرفت نہیں، اور وہ وہاں یسوع کی شفاعت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ یہودیوں کی طرح، جو اپنی بے سود قربانیاں پیش کرتے تھے، یہ لوگ اپنی بے کار دعائیں اس حجرہ کی طرف پیش کرتے ہیں جسے یسوع چھوڑ چکا ہے؛ اور شیطان، اس فریب سے مسرور ہو کر، مذہبی صورت اختیار کرتا ہے اور اپنی قدرت، اپنی نشانیاں اور جھوٹے عجائبات دکھاتے ہوئے ان نام کے مسیحیوں کے ذہنوں کو اپنی طرف لے جاتا ہے تاکہ انہیں اپنے پھندے میں مضبوطی سے جکڑ دے۔ ابتدائی تحریریں، 259-261۔

سسٹر وائٹ، یوحنا ہیتمسمہ دینے والے اور مسیح کی تاریخ کے اُس تدریجی امتحانی عمل کی نشان دہی کرتی ہیں جو اس انجام پر منتج ہوا کہ یہودی کامل تاریکی میں پڑ گئے، تاکہ ملرائیٹوں کے زمانے میں اسی تاریخ کو واضح کریں، جو سسسٹر وائٹ، ایام آخرہ کی قدیم نبیہ، کی الفا تاریخ ہے۔ ابتدا میں حیات و موت کا امتحان اسی امر پر تھا کہ آیا قدس الاقداس میں داخل ہوا جائے یا اس سے انکار کیا جائے۔ ایسا کرنے سے انکار نے ملرائیٹوں کی تاریخ کے باغیوں پر وہی تاریکی طاری کی جو مسیح کی تاریخ میں یہودی سرکشوں پر نازل ہوئی تھی۔

یسوع ہمیشہ کسی امر کے انجام کو اُس کے آغاز کے ذریعے تمثیلاً واضح کرتے ہیں؛ چنانچہ جب سسسٹر وائٹ کو قدس الاقداس میں لے جایا گیا اور انہوں نے کھلے تابوت عہد کو دیکھا، اور یہ سب بائیس اکتوبر 1844 کی آزمائش کے ضمن میں تھا، تو اس امر کی نشان دہی ہوتی ہے کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار اس بات پر آزمائے جائیں گے کہ آیا وہ برہ کی پیروی کرتے ہوئے قدس الاقداس میں داخل ہوتے ہیں یا کامل ابدی تاریکی میں چلے جاتے ہیں۔ یہ حقیقت اُس ایمان پر مبنی ہے جو سمجھتا ہے کہ جب قدیم انبیا خود مدون شہادت کا حصہ بن جاتے ہیں تو وہ خدا کے آخری ایام کے لوگوں کی تمثیل کر رہے ہوتے ہیں۔ سسسٹر وائٹ دونوں طبقات کی تمثیل پیش کرتی ہیں۔

اس حالتِ مایوسی میں مجھے ایک خواب آیا جس نے میرے ذہن پر گہرا اثر چھوڑا۔ میں نے خواب میں ایک معبد دیکھا، جس کی طرف بہت سے لوگ آمد رہے تھے۔ جب وقت ختم ہوگا، تو صرف وہی نجات پائیں گے جو اس معبد میں پناہ لے لیں گے۔ جو باہر رہ جائیں گے وہ ہمیشہ کے لیے کھو جائیں گے۔ باہر موجود ہجوم، جو اپنی اپنی راہوں میں لگے ہوئے تھے، معبد میں داخل ہونے والوں پر طنز و تمسخر کرتے اور ان سے کہتے کہ حفاظت کا یہ منصوبہ ایک مکارانہ فریب ہے، اور حقیقت میں کسی قسم کا کوئی خطرہ سرے سے موجود ہی نہیں جس سے بچنا ہو۔ وہ تو بعض کو پکڑ بھی لیتے تھے تاکہ انہیں معبد کی چار دیواری کے اندر جلدی سے داخل ہونے سے روک دیں۔

ہنسی اڑائے جانے کے خوف سے، میں نے یہی مناسب سمجھا کہ انتظار کروں، یہاں تک کہ مجمع منتشر ہو جائے، یا جب تک میں ان کی نظروں سے اوجھل ہو کر داخل ہو سکوں۔ مگر تعداد کم ہونے کے بجائے بڑھتی ہی گئی، اور دیر ہو جانے کے خوف سے میں جلدی میں گھر سے نکل آیا اور ہجوم کو چیرتا ہوا آگے بڑھا۔ معبد تک پہنچنے کی بے چینی میں مجھے اپنے گرد کے ہجوم کا نہ تو احساس ہوا نہ پرواہ۔ عمارت میں داخل ہوتے ہی میں نے دیکھا کہ وسیع و عریض معبد ایک ہی نہایت بڑے ستون پر قائم تھا، اور اسی سے ایک بھیڑ کا بچہ بندھا ہوا تھا جو پورا کا پورا کٹا پھٹا اور خون میں لت پت تھا۔ ہم جو وہاں موجود تھے، گویا جانتے تھے کہ یہ بچہ ہماری ہی خاطر پھاڑا اور کچلا گیا تھا۔ جو کوئی بھی معبد میں داخل ہوتا، اسے اس کے سامنے آ کر اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا لازم تھا۔

برہ کے بالکل سامنے بلند مسندیں تھیں، جن پر نہایت خوش نظر آنے والی ایک جماعت بیٹھی تھی۔ ان کے چہروں پر گویا آسمانی نور چمک رہا تھا، اور وہ خدا کی حمد کرتے اور شکرگزاری کے شادمان نغمے گاتے تھے جو فرشتوں کی موسیقی کی مانند لگتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو برہ کے حضور آئے تھے، اپنے گناہوں کا اقرار کیا تھا، بخشش پائی تھی، اور اب کسی پرمسرت واقعے کی خوش امیدی میں منتظر تھے۔

عمارت میں داخل ہو جانے کے بعد بھی مجھ پر ایک خوف طاری ہو گیا، اور ایسا احساس شرم کہ مجھے ان لوگوں کے سامنے فروتنی اختیار کرنا لازم تھا۔ مگر مجھے گویا آگے بڑھنے پر مجبور کیا جا رہا تھا، اور میں آہستہ آہستہ ستون کے گرد گھومتا ہوا برہ کا سامنا کرنے کے لیے بڑھ رہا تھا کہ نرسنگا بجا، بیکل لرز اٹھا، جمع شدہ مقدسین کی طرف سے فتح کے نعرے بلند ہوئے، ایک ہیبت ناک روشنی نے عمارت کو منور کر دیا، پھر ہر طرف شدید تاریکی چھا گئی۔ وہ شادمان لوگ اس روشنائی کے ساتھ ہی سب کے سب غائب ہو گئے، اور میں رات کی خاموش ہولناکی میں اکیلا رہ گیا۔ میں ذہنی کرب میں بیدار ہوا اور بمشکل ہی اپنے آپ کو یہ باور کرا سکا کہ میں خواب دیکھ رہا تھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ میرا انجام ٹھہر چکا ہے، کہ روح خداوند نے مجھے چھوڑ دیا ہے، اور اب کبھی واپس نہ آئے گا۔

اس کے فوراً بعد مجھے ایک اور خواب آیا۔ یوں محسوس ہوا کہ میں انتہائی نومیدی کی حالت میں، چہرہ ہاتھوں میں چھپائے بیٹھا تھا اور یوں غور کر رہا تھا: اگر یسوع زمین پر ہوتے، تو میں ان کے پاس جاتا، ان کے قدموں پر جا گر پڑتا، اور اپنے تمام دکھ ان سے بیان کرتا۔ وہ مجھ سے منہ نہ موڑتے، وہ مجھ پر رحم کرتے، اور میں ہمیشہ ان سے محبت رکھتا اور ان کی خدمت بجا لاتا۔ اتنے میں دروازہ کھلا، اور نہایت خوبصورت ہیئت و صورت کا ایک شخص داخل ہوا۔ اُس نے مجھ پر رحم آلود نگاہ ڈالی اور کہا: 'کیا تم یسوع کو دیکھنا چاہتے ہو؟ وہ یہیں ہیں، اور اگر تم چاہو تو انہیں دیکھ سکتے ہو۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے، سب ساتھ لے لو اور میرے پیچھے آؤ۔'

میں نے یہ بات ناقابل بیان مسرت کے ساتھ سنی، اور خوش دلی سے اپنی تمام چھوٹی موٹی متاع، ہر عزیز چھوٹی سی قیمتی چیز سمیٹ لی، اور اپنے رہنما کے پیچھے چل پڑا۔ وہ مجھے ایک انتہائی کھڑا اور بظاہر کمزور زینہ تک لے گیا۔ جب میں نے سیڑھیاں چڑھنا شروع کیں تو اُس نے مجھے متنبہ کیا کہ اپنی نگاہیں اوپر کی طرف جمائے رکھوں، ایسا نہ ہو کہ مجھے چکر آئے اور میں گر پڑوں۔ بہت سے دوسرے، جو اس کھڑی چڑھائی پر چڑھ رہے تھے، چوٹی تک پہنچنے سے پہلے ہی گر پڑے۔

بالآخر ہم آخری زینہ تک پہنچے اور ایک دروازے کے سامنے کھڑے ہوئے۔ یہاں میرے رہنما نے مجھے ہدایت کی کہ جو کچھ میں اپنے ساتھ لایا تھا، سب وہیں چھوڑ دوں۔ میں نے خوش دلی سے انہیں رکھ دیا؛ پھر اُس نے دروازہ کھولا اور مجھے داخل ہونے کو کہا۔ ایک ہی لمحے میں میں یسوع کے حضور کھڑا تھا۔ اس حسین چہرے کو پہچاننے میں کوئی غلطی نہ ہو سکتی تھی۔ مہربانی اور جلال کی وہ کیفیت کسی اور کی نہ ہو سکتی تھی۔ جب اُس کی نگاہ مجھ پر ٹھہری، تو میں فوراً جان گیا کہ وہ میری زندگی کے ہر حال اور ہر واقعے، اور میرے باطنی خیالات و احساسات سے پوری طرح واقف ہے۔

میں نے اُس کی نگاہوں سے اپنے آپ کو اوٹ میں رکھنے کی کوشش کی، کیونکہ مجھے یوں لگا کہ اُس کی جانچتی ہوئی آنکھوں کا سامنا نہ کر سکوں گا؛ لیکن وہ تبسم فرما کر میرے قریب آئے، اور اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھ کر فرمایا: "خوف نہ کر۔" اُس کی شیریں آواز کی گونج نے میرے دل کو ایسی مسرت سے معمور کر دیا جس کا اسے پہلے کبھی تجربہ نہ ہوا تھا۔ میں اس قدر شادمان تھا کہ ایک لفظ بھی ادا نہ کر سکا، مگر جذبے سے مغلوب ہو کر اُس کے قدموں پر سجدہ ریز ہو گیا۔ جب میں وہاں بے بس پڑا تھا تو حسن و جلال کے مناظر میرے سامنے گزرتے رہے، اور مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں آسمان کی سلامتی اور امن تک پہنچ گیا ہوں۔ آخر کار میری قوت پلٹ آئی، اور میں اٹھ کھڑا ہوا۔ یسوع کی محبت بھری آنکھیں اب بھی مجھ پر لگی تھیں، اور اُن کی مسکراہٹ نے میری روح کو شادمانی سے بھر دیا۔ اُن کی حضوری نے مجھے مقدس بیبت اور ایک ناقابل بیان محبت سے معمور کر دیا۔

میرے رہنما نے اب دروازہ کھولا، اور ہم دونوں باہر نکل آئے۔ اس نے مجھے حکم دیا کہ باہر جو چیزیں میں نے چھوڑ رکھی تھیں، انہیں پھر سے اٹھا لوں۔ یہ ہو چکا تو اس نے مجھے ایک سبز ڈوری تھمائی جو بہت مضبوطی سے لپیٹی ہوئی تھی۔ اس نے ہدایت کی کہ اسے اپنے دل کے قریب رکھوں، اور جب میں یسوع کو دیکھنا چاہوں تو اسے اپنے سینے سے نکال کر حتی الامکان تان دوں۔ اس نے مجھے متنبہ کیا کہ اسے کسی مدت تک لپیٹا ہوا نہ رہنے دوں، مبادا اس میں گرہیں پڑ جائیں اور اسے سیدھا کرنا دشوار ہو جائے۔ میں نے ڈوری کو اپنے دل کے قریب رکھا اور شادمانی کے ساتھ تنگ سیڑھیوں سے نیچے اتری، خداوند کی حمد کرتی ہوئی اور ہر اُس شخص کو جس سے میری ملاقات ہوئی یہ بتاتی ہوئی کہ وہ یسوع کو کہاں پا سکتے ہیں۔ اس خواب نے مجھے امید دی۔ سبز ڈوری میری نظر میں ایمان کی نمائندگی کرتی تھی، اور خدا پر توکل کے حسن اور سادگی میری روح پر منکشف ہونے لگی۔ گواہیاں، جلد اول، 27-29۔

17 اگست کو ایکسیٹر کیمپ میٹنگ کے اختتام سے 22 اکتوبر 1844 تک چھپاسٹھ دن کا وقفہ تھا۔ یہ چھپاسٹھ دن ندائے نصف شب کی منادی کی مدت کی نمائندگی کرتے ہیں، اور دس کنواریوں کی تمثیل کے سیاق میں جو اُس وقت یہ پیغام منادی کرتے تھے وہ اُن کی نمائندگی کرتے ہیں جن کے پاس تیل تھا، اور جنہوں نے اُس وقت یہ پیغام منادی نہ کیا اُن کے پاس تیل نہ تھا۔

تمثیل میں، توقف کے زمانے کے آغاز میں نکاح منعقد ہوا۔ قانونی نکاح ہو گیا، اور پھر سب اپنے گھروں کو لوٹ گئے اور منتظر رہے، یہاں تک کہ دولہا کے باپ نے یہ فیصلہ کیا کہ نکاح کی تکمیل کرنا مناسب ہے یا نہیں۔ پہلے نکاح اور آدھی رات میں ہونے والی دوسری رسم کے درمیان کسی بھی قسم کی بے وفائی کو زنا شمار کیا جاتا تھا۔ توقف کا یہ زمانہ اس بات پر مبنی تھا کہ دولہا کا باپ کچھ عرصہ تک یہ دیکھنے کے لیے انتظار کرے کہ دلہن کے بارے میں کیا ظاہر ہوتا ہے۔ کیا وہ حاملہ تھی؟

جب باپ نے یہ قرار دیا کہ سب کچھ بخیر و خوبی ہے، تو آدھی رات کا جلوس شروع ہوا، اور یہ رات ہی کو اس لیے روانہ ہوتا تھا کہ فلسطین کی دن کی شدید گرمی سے بچا جا سکے۔ اسی وجہ سے دلہن کی خادمائیں—تمثیل کی وہ کنواریاں—پر لازم تھا کہ وہ اپنے اپنے چراغ اور تیل کی رسد اپنے پاس رکھیں، اس آدھی رات کی پکار کے منتظر رہیں جو یہ اعلان کرتی تھی کہ عروسی جلوس روانہ ہو چکا ہے، کیونکہ یہ رات ہی کو ہونا تھا۔ ایگزیٹر میں آدھی رات کی پکار آ پہنچی، اور یا تو تمہارے پاس جلوس کے لیے کافی تیل تیار تھا یا نہیں تھا۔

جب وہ پیغام لے کر ایگزیٹر سے روانہ ہوئے تو وہ اُن لوگوں کے مصداق تھے جو مہر شدہ تھے۔ بعض کے پاس اتنا تیل تھا کہ وہ 22 اکتوبر 1844 کو شادی میں داخل ہو سکیں، اور بعض کے پاس نہ تھا۔ وہ چھپاسٹھ دن اُس زمانے کی نمائندگی کرتے ہیں جب خدا کے لوگ اتوار کے قانون کے بند دروازے تک مہر شدہ رہتے ہیں۔ اگر اُن کے پاس تیل کی مناسب مقدار ہوتی تو وہ ایمان کے وسیلہ سے قدس الاقداس میں داخل ہو جاتے۔ سیسٹر وانٹ نے ایامِ آخرہ میں خدا کے لوگوں کے قدس الاقداس میں داخل ہونے کی

تصویر کشی کی، اور اپنی الفا تاریخ میں ایمان کے وسیلہ سے قدس الاقداس میں داخل ہونا زندگی یا موت کا امتحان تھا۔ ایامِ آخرہ میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کو اس امر میں آزمایا جائے گا کہ آیا وہ ایمان کے وسیلہ سے قدس الاقداس میں داخل ہوں گے یا نہیں۔ یہ پھر سے زندگی یا موت کا امتحان ہے۔ ہم ان باتوں کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

ہیکل کی تطہیر میں، یسوع مسیحا کے طور پر اپنی ماموریت کا اعلان کر رہے تھے اور اپنے کام کا آغاز فرما رہے تھے۔ وہ ہیکل، جس کی تعمیر حضوری الہی کے مسکن کے لیے کی گئی تھی، اسرائیل اور دنیا کے لیے ایک سبق آموز نظیر ٹھہرایا گیا تھا۔ ازل ہی سے خدا کا مقصود یہ تھا کہ ہر مخلوقی ہستی، روشن و مقدس سراف سے لے کر انسان تک، سکونت خالق کے لیے ایک ہیکل ہو۔ گناہ کے سبب انسانیت خدا کی ہیکل نہ رہی۔ شر سے تاریک اور آلودہ ہو کر، انسان کا دل اب مزید ذات الہی کے جلال کو ظاہر نہ کرتا تھا۔ لیکن خدا کے بیٹے کے تجسد کے وسیلے سے آسمان کا مقصود پورا ہوا۔ خدا انسانیت میں سکونت کرتا ہے، اور نجات بخش فضل کے وسیلے سے انسان کا دل پھر سے اس کی ہیکل بن جاتا ہے۔ خدا نے یہ ٹھہرایا تھا کہ یروشلم کا ہیکل اس بلند تقدیر کا دائمی گواہ ہو جو ہر جان کے لیے کھلی ہے۔ لیکن یہودیوں نے اس عمارت کی اہمیت و معنویت کو نہ سمجھا جس پر وہ اس قدر فخر کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو روح الہی کے لیے مقدس ہیکلوں کے طور پر وقف نہ کیا۔ یروشلم کے ہیکل کے صحن، جو ناپاک خرید و فروخت کے غوغا سے بھرے تھے، نہایت سچائی کے ساتھ دل کی ہیکل کی نمائندگی کرتے تھے، جو شہوانی جذبے اور ناپاک خیالات کی موجودگی سے آلودہ تھی۔

"ہیکل کو دنیا کے خریداروں اور بیچنے والوں سے پاک کرتے ہوئے، یسوع نے یہ اعلان کیا کہ اُس کا مشن دل کو گناہ کی آلودگی سے—یعنی دنیاوی خواہشات، خودغرض شہوات اور بری عادتوں سے—پاک کرنا ہے، جو روح کو بگاڑ دیتی ہیں۔ ملاکی 3:1-3 نقل کیا گیا۔" زمانوں کی آرزو، 161۔

"نبی کہتا ہے، 'میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان سے اترتے دیکھا، جس کے پاس بڑا اختیار تھا؛ اور زمین اُس کے جلال سے منور ہو گئی۔ اور اُس نے بڑی قوت کے ساتھ بلند آواز سے پکار کر کہا، عظیم بابل گر گیا، گر گیا، اور شیاطین کا مسکن بن گیا ہے' (مکاشفہ 18:1، 2)۔ یہ وہی پیغام ہے جو دوسرے فرشتہ نے دیا تھا۔ بابل گر گیا ہے، 'کیونکہ اُس نے اپنی زنا کے غضب کی بے تمام قوموں کو پلائی' (مکاشفہ 14:8)۔ وہ بے کیا ہے؟—اُس کے جھوٹے عقائد۔ اُس نے چوتھے حکم کے سبت کے بجائے دنیا کو ایک جھوٹا سبت دیا ہے، اور اُس باطل بات کو دہرایا ہے جو شیطان نے ابتدا میں عدن میں حوا سے کہی تھی—یعنی روح کی طبعی لافانیت۔ بہت سی ہم جنس گمراہیاں بھی اُس نے دور دور تک پھیلا دی ہیں، 'آدمیوں کے احکام کو تعلیم دے کر عقیدہ ٹھہراتی ہے' (متی 15:9)۔"

"جب یسوع نے اپنی علانیہ خدمت کا آغاز کیا، تو اُس نے ہیکل کو اُس کی بے حرمتی پر مبنی مقدس اشیا کی ناپاکی سے پاک کیا۔ اور اُس کی خدمت کے آخری اعمال میں ہیکل کی دوسری تطہیر بھی شامل تھی۔ اسی طرح دنیا کو تنبیہ کرنے کے آخری کام میں کلیسیاؤں کے لیے دو جداگانہ پکاریں دی جاتی ہیں۔ دوسرے فرشتے کا پیغام یہ ہے: 'بابل گر پڑا، گر پڑا، وہ بڑا شہر، اس لیے کہ اُس نے اپنی حرام کاری کے غضب کی بے سب قوموں کو پلائی' (مکاشفہ 14:8)۔ اور تیسرے فرشتے کے پیغام کی بلند للکار میں آسمان سے ایک آواز سنی جاتی ہے جو کہتی ہے: 'اے میرے لوگو، اُس میں سے نکل آؤ، تاکہ تم اُس کے گناہوں میں شریک نہ ہو، اور اُس کی آفتوں میں سے کچھ تم پر نہ آئے۔ کیونکہ اُس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں، اور خدا نے اُس کی بدکرداریوں کو یاد کیا ہے' (مکاشفہ 18:4، 5)۔" منتخب پیغامات، کتاب 2، 118۔